فتنۂ دجال اور مقتلِ دجال کی تحقیق احادیث نبوی کے تناظر میں

Research Study on Fitna-e-Dajjāl and the place of his killing, in the lights of ahādīth-e-Nabavī

Dr. Riasat Ali
Lecturer Islamic Studies (GDG) Collage, Ibrahim Haidari, Korangi, crick, Karachi
Email: mriasatali81@gmail.com

Dr. Asad Ullah
Assistant professor Department of Quraan wa Sunnah, Faculty of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts, Science and Technology, Karachi.
Email: asadm282@gmail.com

Mubashirah
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Islamic Studies, Department of Uloom-e-Islami, Federal Urdu University of Arts, Sciences and Technology, Karachi.
Email: mubashirasani1987@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
It is narrated that the descension of Jesus (Isa) will occur after the appearance of the anti-Christ. He will kill anti-Christ. Where will he kill the anti-Christ? According to the narrations, there are two places: 1. The gate of Lydda 2.Aqba Afeeq. Some scholars have doubted the authenticity of such narrations due to the presence of the anti-Christ's killing. Therefore, they held the narrations relating to the anti-Christ objectionable and negated the appearance of anti-Christ. In following pages, a research based analysis regarding the place of the execution of anti-Christ is presented which states that there is no defect in the text of narrations.

Keywords: *Anti-Christ, The gate of Lydda, Aqba Afeeq, Defect.*

ظہورِ دجال قیامت کی بڑی علامات (علاماتِ کبری) میں سے ایک علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو اس بڑے فتنہ کے شر سے آگاہ کرنے اور اس کے بارے میں محتاط اور باخبر رکھنے کے لئے متعدد روایات میں دجال کے ظہور، اس کے ظاہری حلیہ، اس کی فتنہ انگیزیوں اور مقامِ ظہور اور مقامِ قتل کی تفصیلات بیان فرمائی ہیں۔ روایاتِ حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ظہورِ دجال کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ آپ دنیا میں تشریف لا کر دینِ اسلام کی دعوت دیں گے اور دجال کو قتل کر کے دنیا کو فتنوں سے پاک کر دیں گے۔ حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو کہاں قتل کریں گے؟ اس بارے میں روایات میں دو مقامات کا ذکر ملتا ہے۔ ایک مقام "لُد" کے دروازے کے پاس اور دوسرا "افیق" نامی گھاٹی (عقبۂ اَفیق) کے قریب۔ مقتلِ دجال سے متعلق دو الگ الگ ناموں کے ذکر کی بنا پر اس سے متعلق روایات بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں، چنانچہ بعض حضرات نے اسی بنا پر ان روایات کو متعارض ٹھہرا کر ناقابلِ اعتبار قرار دیا ہے، اور خروجِ دجال کی نفی کے لئے اس تعارض کو بھی بطورِ ایک دلیل پیش کیا ہے۔

زیرِ نظر مضمون میں فتنہ دجال سے متعلق روایات ذکر کرکے اس کے مقامِ قتل کا روایاتِ حدیث کے تناظر میں تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے اور روایاتِ حدیث میں تطبیق کی صورتیں ذکر کی گئی ہیں، جس سے یہ واضح ہوگا کہ اس بارے میں مذکورہ تعارض محض ظاہری تعارض ہے، حقیقی تعارض نہیں۔ چنانچہ شروع میں مقتلِ دجال سے متعلق روایات ذکر کرکے ان کے ظاہری تعارض کو واضح کیا گیا ہے، اور اس کے بعد تطبیق کی صورتیں ذکر کی گئی ہیں۔

فتنہ دجال:

دجال کائنات کے سخت ترین فتنوں میں سے ہے۔ وہ خدائی کا مدعی ہوگا، اور اس کے ہاتھ پر محیر العقول، مافوق الفطرت خوارقِ عادت امور کا ظہور ہوگا۔ ایک ہاتھ میں گویا جنت اور ایک میں گویا دوزخ لئے پھرے گا۔ بادلوں سے پانی برسائے گا، خشک سالی کا شکار زمینیں اس کے حکم سے کھیتی اگانے لگیں گی۔ اس کی خدائی کا اقرار کرنے والے خوشحال اور تکذیب کرنے والے بدحالی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہی امور اس کے فتنہ کو کائنات کا سنگین ترین فتنہ بنادیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ".(1) ترجمہ: حضرت آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کوئی حادثہ دجال کے فتنہ سے بڑا اور سخت نہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں ہے: "مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ".(2) ترجمہ: ہر نبی نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجال سے ڈرایا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: "إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا".(3) ترجمہ: دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، اس کی آگ در حقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا، اور اس کا پانی آگ۔ سو تم ہلاک نہ ہو جانا۔

قتل گاہِ دجال سے متعلق روایات:

قتل گاہِ دجال سے متعلق روایات میں دو مقام کا ذکر ملتا ہے، ایک بابِ لد اور دوسرا عقبۂ افیق۔ ذیل میں ان دونوں مقامات سے متعلق روایات ذکر کی جاتی ہیں:

بابِ لُد کی روایت:

حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، قَاضِي حِمْصَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ – وَاللَّفْظُ لَهُ – حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً، فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: «غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ

كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: " كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، يَضْحَكُ،فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ".[4] ترجمہ:"جبیر بن نفیر حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن صبح کو آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا۔ اسے حقیر بھی ظاہر فرمایا اور اس (کے فتنہ) کو بہت بڑا بھی ظاہر فرمایا۔ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ شاید کھجور کے کسی باغ میں ہو گا۔ جب ہم دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمارے چہروں سے ہماری کیفیت جان لی۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا حالت ہے؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا، اسے حقیر بھی ظاہر فرمایا اور اس (کے فتنہ) کو بہت بڑا بھی ظاہر فرمایا، ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ شاید کھجور کے کسی باغ میں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ (دیگر فتنوں) کا زیادہ اندیشہ ہے۔ اگر میرے موجود ہوتے ہوئے اس کا خروج ہوا تو تمہارے حق میں، میں اس کا مقابلہ کروں گا۔ اور اگر اس کا خروج اس وقت ہوا جب میں تمہارے درمیان موجود نہ ہوں تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا۔ اور میری غیر موجودگی میں اللہ تعالی ہر مسلمان کا نگہبان ہے۔ دجال گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہو گا، جس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہو گی۔ میں اسے عبد العزی بن قطن کے مشابہہ قرار دیتا ہوں، تم میں سے جس شخص کا اس سے سامنا ہو، وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہو گا اور وہ اپنے ارد گرد فساد پھیلائے گا۔ اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: چالیس دن تک۔ جن میں ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا، ایک دن ایک مہینہ کے برابر، ایک دن ایک ہفتہ کے برابر۔ باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو دن ایک سال جتنا ہو گا، کیا اس میں ایک ہی دن کی نمازیں پڑھنا ہمارے لئے کافی ہو گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تم اندازے کے ساتھ نماز پڑھنا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ روئے زمین پر کتنی تیز حرکت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: اس بادل کی طرح جسے ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ کچھ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے اس پر ایمان لے آئیں گے، تو اس کے حکم کے تحت (ان پر) آسمان بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اگائے گی۔ ان لوگوں کے جو جانور چرنے جائیں گے جب وہ واپس آئیں گے تو ان کے کوہان لمبے ہوں گے، تھن بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پیٹ موٹے ہوں گے۔ پھر دجال کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ وہ اس کی دعوت مسترد کریں گے۔ وہ انہیں چھوڑ کر چل پڑے گا۔ اگلے دن وہ لوگ قحط سالی کا شکار ہوں گے اور ان کا کوئی مال باقی نہیں رہے گا۔ دجال کسی بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا تو اسے حکم دے گا تم میرے لئے اپنے خزانے نکال دو، جیسے شہد کی مکھیاں اکٹھی آتی ہوں، ایسے خزانے یکے بعد دیگرے اس کے پاس آئیں گے۔ پھر وہ ایک جوان شخص کو بلائے گا، اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ پھر وہ اس نوجوان کو بلائے گا تو وہ ہنستا ہوا اس کی طرف چلا آئے گا، اس کا چہرہ دمک رہا ہو گا۔ اسی دوران اللہ تعالی

عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو نازل کریں گے۔ وہ دمشق شہر کی مشرقی جانب زرد رنگ کا لباس پہنے، اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پر رکھے ہوئے سفید مینار کے پاس اتریں گے۔ جب عیسیٰ (علیہ السلام) اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ٹپکیں گے۔ جس کافر کو ان کی خوشبو پہنچے گی اس کے لئے زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، وہ فوراً مر جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کرتے ہوئے لد کے دروازے پر اسے آلیں گے اور وہیں اسے قتل کریں گے۔"

ایک اور روایت میں ہے: "عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم يقتل عيسى بن مريم عليه السلام الدجال دون باب لد بسبعة عشر ذراعا"[5] ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دجال کو لد کے دروازے سے سترہ گز پرے قتل کریں گے۔"

اَفیق گھاٹی (عقبۂ افیق) کی روایت:

دوسری روایت جس میں دجال کے مقام افیق پر قتل ہونے کا ذکر ہے درج ذیل ہے: "عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ، وَهُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَخْرُجُ مَعَهُ وَادِيَانِ: أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ، وَالْآخَرُ نَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ، مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا، وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ أَلَسْتُ أُحْيِي وَأُمِيتُ؟ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ: كَذَبْتَ . مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ، فَيَقُولُ لَهُ: صَدَقْتَ . فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَظُنُّونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَّالَ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا، فَيَقُولُ: هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقَ"[6] ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو، مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال کے بارے میں باخبر نہ کیا ہو، وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے، اور اس کی دائیں آنکھ میں موٹی پھلی ہے، اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی، ایک جنت اور دوسری جہنم۔ اس کی جہنم جنت اور اس کی جنت جہنم ہوگی۔ اس کی ساتھ دو فرشتے ہوں گے، جو دو نبیوں سے مشابہت رکھتے ہوں گے۔ اگر میں چاہوں تو ان دونوں نبیوں کے نام ان کی ولدیت کے ساتھ بیان کر دوں۔ ان دونوں فرشتوں میں سے ایک اس کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوگا۔ اور یہ آزمائش ہوگی۔ دجال کہے گا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ میں زندہ کرتا اور مارتا نہیں؟ ایک فرشتہ اس کے جواب میں کہے گا تم نے جھوٹ بولا۔ اس فرشتہ کی آواز سوائے دوسرے فرشتہ کی کوئی نہیں سنے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے فرشتہ کی بات سن کر کہے گا تم نے سچ کہا، لوگ اس فرشتہ کی آواز سنیں گے، اور یہ گمان کریں گے کہ فرشتہ نے دجال کی تصدیق کی ہے۔ یہ بھی ایک آزمائش ہوگی۔ پھر دجال منازل طے کرتا ہوا مدینہ پہنچے گا، لیکن اسے اس شہر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ وہ کہے گا یہ اس شخص (نبی کریم ﷺ) کی بستی ہے۔ پھر وہ شام پہنچے گا تو اللہ اسے افیق کی گھاٹی کے قریب ہلاک کریں گے۔"

مذکورہ بالا روایات دجال کے مقامِ قتل کے بارے میں بظاہر متعارض نظر آتی ہیں، کیونکہ اول الذکر دونوں روایتوں میں اس کا مقامِ قتل بابِ لِد جبکہ آخر الذکر میں عقبہ افیق بتایا گیا ہے۔ اسی تعارض کی وجہ سے ان روایات پر خدشات کا اظہار کیا گیا ہے۔

دجال کے قتل کے مقام کی تحقیق:

مذکورہ تعارض کا تحقیقی حل پیش کرنے سے قبل یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اصولی طور پر کسی واقعہ کے محلِ وقوع کے بارے میں دو مقامات کا ذکر موجبِ تعارض نہیں ہوتا، جب تک کہ دونوں مقامات کا اختلاف اور ان کے محل وقوع کا ایک دوسرے سے دور ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ چنانچہ کسی واقعہ کے جائے وقوعہ کے طور پر پاکستان اور اسلام آباد، یا کراچی اور ناظم آباد کا نام ظاہر ہے تعارض پیدا نہیں کرتا، لہٰذا ممکن ہے "لد" ایک بڑے خطہ کا نام ہو اور افیق کی گھاٹی اسی خطے میں واقع ہو۔ بہر حال یہ ایک اجمالی جواب ہے۔ دجال کی قتل گاہ کی مزید وضاحت اور مذکورہ تعارض کا تحقیقی حل سامنے لانے کے لئے یہاں "لد" اور "افیق" کے متعلق کچھ تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

"لد" شہر کا محل وقوع:

"لد" ایک قدیم شہر ہے جس کا تذکرہ قدیم کتب میں ملتا ہے، اس کے بارے میں علامہ نووی نے لکھا ہے: "هو بلدة قريبة من بيت المقدس"[7] ترجمہ: "یہ بیت المقدس کے قریب ایک شہر ہے"۔ اردو دائرۃ المعارف میں ہے: "لُدّ: فلسطین میں یافا کے جنوب مشرق میں ایک شہر"۔

(بائبل کے) عہد نامۂ عتیق (یعنی صرف اخیر کی کتابوں یعنی عزرا ۲:۳۳، نحمیاہ ۳۵ ۱۱:۳۷، ۷:۳۷، اول تواریخ ۸:۱۲) میں ("بنو لُود" اور) "لُود" شہر کے نام سے اور یونانی عہد میں اس کا "لِدّۃ" (Lydda) کے نام سے ذکر آیا ہے۔ یونانی نام (Diospolis) کی وجہ سے جو اسے رومی عہد میں دیا گیا تھا، اس کا قدیم نام لدّہ (Lydda) متروک نہیں ہوا۔ اس کے قائم رہنے میں عہد جدید اعمال، الرسل، ۹:۳۲ نے مدد دی۔ عیسوی تاریخ کی ابتدائی صدیوں میں یہ ایک اہم مقام اور ایک بڑی سلطنت کا پایۂ تخت تھا۔ اس میں بہت قدیم زمانہ سے ربّیوں کا ایک مدرسہ تھا اور یہ ایک اسقف کا مستقر تھا۔ خاص طور سے یہ سینٹ جارج کی مزعومہ قبر کے لئے مشہور تھا، جس کے اوپر ایک کلیسا بنا دیا گیا تھا۔ فلسطین کے دیگر شہروں کے ساتھ اسے بھی حضرت عمرو بن العاص نے فتح کیا اور کچھ عرصہ بعد یہ سلیمان بن عبد الملک کے لئے عارضی دارالحکومت ہوا، جسے اس کے بھائی خلیفہ ولید (۷۰۵ء تا ۷۱۵ء) نے فلسطین کا عامل مقرر کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے رملہ کو از سرِ نو تعمیر کیا اور اس کے بعد سے لدّہ کا زوال شروع ہوا۔ دسویں صدی میں المقدسی سینٹ جارج کے شاندار کلیسا کا ذکر کرتا ہے، نیز مسلمانوں میں مشہور ایک کہانی بیان کرتا ہے، جو اس قاتل "ثعبان" کی کہانی سے تعلق رکھتی ہے اور جس کی رو سے حضرت مسیح ایک روز کلیسا کے دروازے پر دجال (Anti-Christ) کو قتل کریں گے۔ فاطمی خلیفہ الحاکم (۹۹۶ تا ۱۰۳۰ء) کے زمانہ میں اس کلیسا کو سخت گزند پہنچا۔ مگر اس کے بعد اس کی دوبارہ مرمت اور حسبِ ضرورت تعمیر کرائی گئی۔ صلیبی جنگوں کے دوران میں اس پر پھر سخت زد پڑی اور صورتحال یہ ہوئی کہ یہ ایک شاندار قبر کا منظر پیش کرتا تھا۔ عیسائیوں کا دورِ حکومت شروع ہوا تو لدّہ کو پھر اسقف کی پایگاہ بنا دیا گیا انہوں نے پرانے گرے پڑے گرجے کے بالکل قریب ہی ایک نیا گرجا تعمیر کرایا مگر وہ بھی زمانہ کی دستبرد سے محفوظ نہ رہ سکا۔ آخر سن ۱۲۳۱ء میں مغلوں کے ہاتھوں یہ شہر پورے طور پر تباہ و برباد ہو گیا، اور اسے پرانی عظمت پھر کبھی حاصل نہ ہو سکی، البتہ دورِ حاضر میں یونانیوں نے کلیسا کو از سرِ نو تعمیر کرایا ہے۔"[8]

وکیپیڈیا میں لد کے بارے میں جو تفصیل ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے: "لد فلسطین کا قدیم ترین شہر ہے۔ یہ شہر بیت المقدس سے ۳۸ کلو میٹر شمال مغرب میں، یافا سے ۱۶ کلو میٹر جنوب مشرق میں اور رملہ سے ۵ کلو میٹر شمال مشرق میں واقع ہے۔ اسے کنعانیوں نے پانچ

ہزار سال قبل مسیح آباد کیا تھا۔۱۹۴۸ء کی جنگ میں اسرائیلی فوج نے اس شہر پر قبضہ کیا اور ۱۹۴۹ء میں یہ شہر اسرائیل کا حصہ قرار پایا۔ جس کے بعد شہر کے اکثر عرب باشندوں کو یہاں سے بے دخل کر دیا گیا۔ فی الوقت یہاں عربوں اور یہودیوں کی مخلوط آبادی ہے۔ ۲۰۱۱ء تک یہاں کی آبادی ۷۰۲۷۰/ افراد پر مشتمل تھی۔ کُل آبادی میں عربوں کا تناسب ایک چوتھائی ہے جس میں گیارہ فیصد عیسائی اور باقی مسلمان ہیں، باقی آبادی یہودیوں کی ہے۔ موجودہ زمانہ میں لد شہر کی جدید تعمیر کے بعد یہ ایک بڑا انڈسٹریل شہر بن چکا ہے، جہاں اشیائے خوردونوش کے کارخانوں کے علاوہ، برقی اشیاء اور جنگی جہاز بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔ اور اس کے قریب ایک بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے۔ جدید شہر کی تعمیر کے باوجود قدیم شہر اپنی پرانی وضع پر قائم ہے۔ جہاں کے عرب باشندے نہایت کسمپرسی کے عالم میں یہاں زندگی کے ایام گزار رہے ہیں، جنہیں اسرائیلی حکومت کی طرف سے بے دخل کئے جانے کی دھمکیوں کا سامنا ہے۔" (9)

خلاصہ یہ ہے کہ لد فلسطین کا ایک تاریخی شہر ہے جو اس وقت اسرائیل کے زیرِ قبضہ ہے۔

افیق گھاٹی:

افیق کے بارے میں علامہ یاقوت حموی نے "معجم البلدان" میں لکھا ہے: "اردن کی سرحد سے متصل یہ تقریباً دو میل طویل گھاٹی ہے جس کی دوسری جانب بحیرۂ طبریہ ہے۔" (10)

مذکورہ تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "عَقَبۂ افیق" اور "لد" میں بُعد مسافت ہے اور یہ دو الگ الگ مقامات کے نام ہیں، کیونکہ "عقبۂ افیق" بحیرۂ طبریہ کے کنارے اردن کی سرحد سے متصل جبکہ "لد" شہر اردن کی سرحد اور بحیرۂ طبریہ سے خاصے فاصلے پر ہے۔ اس تفصیل کے بعد مذکورہ روایات میں تطبیق کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ ممکن ہے مستقبل کا نقشہ کچھ اور ہو، اور آنے والے وقت میں "لد" شہر اور "عَقَبۂ افیق" کا اتصال ہو جائے، یا "عَقَبۂ افیق" کسی بھی اعتبار سے لد شہر کے لئے "باب" کی حیثیت اختیار کر جائے۔ لد کے بارے میں وکیپیڈیا کے حوالے سے ذکر کردہ تفصیل اس احتمال کی تائید کرتی ہے۔

۲۔ تطبیق کی دوسری صورت وہ ہے جو علامہ ابن کثیر نے پیش کی ہے۔ اس کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام اور دجالی لشکر کا ٹکراؤ شروع میں "عقبۂ افیق" پر ہو گا، یہاں لشکرِ دجال کو شکست کا سامنا ہو گا، اور دجال پسپا ہو کر اپنے لشکر کے ساتھ "لد" شہر کی طرف پلٹے گا۔ حضرت عیسی علیہ السلام اس کا تعاقب کرتے ہوئے "لد" شہر کے دروازے پر اسے آلیں گے، اور یہیں اُن کے ہاتھوں دجال اپنے انجام کو پہنچے گا۔ سو جن روایات میں اس کا مقامِ قتل "عقبۂ افیق" بتایا گیا ہے ان میں قتل سے مراد دجال کی ہزیمت ہے جو اس کے قتل کا پیش خیمہ ثابت ہو گی، اور جہاں بابِ لد کا ذکر ہے وہاں اس کا حقیقی قتل مراد ہے۔ گویا عقبہ افیق پر اس کے انجام کا آغاز ہو گا اور بابِ لد پر حقیقی انجام۔ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: **"ويكون نزول عيسى ابن مريم مسيح الهدىٰ فى أيام المسيح الدجال مسيح الضلالة، على المنارة الشرقية بدمشق فيجتمع عليه المؤمنون ويلتف به عباد الله المقتون، فيسير بهم المسيح عيسى ابن مريم قاصداً نحو الدجال، وقد توجه نحو بيت المقدس فيدركهم عند عقبة أفيق فينهزم منه الدجال فيلحقه عند مدينة باب لد، فيقتله بحربته"** (11) ترجمہ: "حضرت عیسی ابن مریم (علیہما السلام) کا نزول دجال کے زمانہ میں دمشق میں مشرقی منارے پر ہو گا۔ ان کے نزول کے بعد اہلِ ایمان اور اہلِ تقوی ان کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ حضرت عیسی علیہ السلام انہیں لے کر دجال کی طرف بیت المقدس

کا رخ کریں گے۔ عقبہ افیق پر وہ دجال کے لشکر کو جالیں گے۔ دجال ہزیمت کھا کر بھاگے گا، حضرت عیسی علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے بابِ لد پر آپہنچیں گے، اور یہاں اسے اپنے نیزے سے قتل کر دیں گے۔"

علامہ ابن کثیر کی مذکورہ توجیہہ بعض روایات پر مبنی ہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری وقت میں دجال اپنے لشکر سمیت عقبہ افیق پر مسلمانوں کے لشکر کا محاصرہ کرے گا۔ دجال کی مافوق الفطرت طاقت اور محاصرے کی شدت انہیں خوفزدہ کئے ہو گی۔ بالآخر ایک رات محصورین موت پر بیعت کر کے محاصرین کی جانب پیش قدمی اور محاصرہ توڑنے کا عزم کریں گے۔ بیعت کے عمل کے بعد، اسی رات نمازِ فجر کے وقت حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ ادائیگی نماز سے فارغ ہو کر حضرت عیسی علیہ السلام مسلمانوں سمیت دجالی لشکر کی طرف بڑھیں گے۔ دجال حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھ کر مارے خوف کے پگھلنے لگے گا اور پلٹ بھاگے گا۔ حضرت عیسی علیہ السلام اس کا پیچھا کرتے ہوئے اسے جا پہنچیں گے اور اپنا نیزہ اس کے سینے میں گھونپ کر اس کا کام تمام کریں گے۔ متعلقہ روایات درج ذیل ہیں:

۱۔"فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ فَيَأْتِيهِمْ، فَيُحَاصِرُهُمْ، فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ وَيُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِيدًا، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ، فَيَنْطَلِقُونَ فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيُقَالُ لَهُ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ، فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ "، قَالَ: " فَحِينَ يَرَى الْكَذَّابُ يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَيَمْشِي إِلَيْهِ، فَيَقْتُلُهُ حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ وَالْحَجَرَ يُنَادِي: يَا رُوحَ اللهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ، فَلَا يَتْرُكُ مِمَّنْ كَانَ يَتْبَعُهُ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ ""[12] ترجمہ:"مسلمان شام میں جبلِ دخان کی طرف فرار ہوں گے۔ دجال وہاں پہنچ کر ان کا محاصرہ کرلے گا۔ یہ محاصرہ شدت اختیار کر جائے گا اور وہ انہیں سخت آزمائش سے دوچار کر دے گا۔ پھر عیسی ابن مریم کا نزول ہو گا۔ وہ سحری کے وقت پکاریں گے: اے لوگو! اس کذّاب خبیث کی طرف نکلنے میں تمہیں کیا چیز مانع ہے؟ لوگ کہیں گے یہ تو کوئی جن ہے... اس کے بعد نماز قائم کی جائے گی تو عیسی بن مریم سے کہا جائے گا: اے روح اللہ! آپ آگے بڑھئے۔ وہ کہیں گے تمہارا امام ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائے۔ نمازِ فجر کے بعد وہ دجال کی طرف بڑھیں گے۔ دجال جب عیسی بن مریم کو دیکھے گا تو پانی میں نمک کی طرح پگھلنے لگے گا۔ حضرت عیسی اس کی طرف بڑھ کر اسے قتل کر دیں گے۔ اور ایسا ہو گا کہ درخت اور پتھر بھی پکار کر کہیں گے: اے روح اللہ! یہ یہودی ہے۔ چنانچہ دجال کے تمام پیروکاروں کو عیسی بن مریم قتل کر دیں گے۔"

۲۔ "إنه يطلع من آخر أمره على بطن الأردن على ثنية أفيق، وكل واحد يؤمن بالله واليوم الآخر ببطن الأردن، وإنه يقتل من المسلمين ثلثا ويهزم ثلثا، ويبقى ثلثا، يجن عليهم الليل فيقول بعض المؤمنين لبعض: ما تنظرون أن تلحوا بإخوانكم في مرضات ربكم؟ من كان عنده فضل طعام فليعد به على أخيه، وصلوا حتى ينفجر الفجر وعجلوا الصلاة ثم أقبلوا على عدوكم، فلما قاموا يصلون نزل عيسى ابن مريم أمامهم، فلما انصرف قال هكذا فرجوا بيني وبين عدو الله، فيذوب كما تذوب الإهالة في الشمس، ويسلط الله تعالى عليهم المسلمين فيقتلونهم حتى إن الشجر والحجر لينادي: يا عبد الله يا عبد الرحمن يا مسلم! هذا يهودي فاقتله، فيفنيهم الله ويظهر المسلمون فيكسرون الصليب ويقتلون الخنزير."[13] ترجمہ:"دجال آخری وقت میں بطنِ اردن میں افیق گھاٹی پر ظاہر ہو گا۔ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والا ہر مومن بطنِ اردن میں ہو گا۔ رات کی تاریکی چھائے گی تو مومن ایک دوسرے سے کہیں گے اپنے رب کی رضاجوئی میں اپنے (شہید) بھائیوں سے جاملنے میں تمہیں کس کا انتظار ہے؟ اضافی خوراک اپنے دوسرے بھائیوں کو دو اور جلد نمازِ فجر ادا کر کے دشمن کی طرف بڑھو۔

ابھی وہ نماز کے لئے کھڑے ہی ہوں گے کہ عیسی ابن مریم ان کے سامنے نازل ہوں گے... نماز کے بعد جب یہ نکلیں گے عیسی بن مریم کہیں گے: میرے اور خدا کے دشمن کے درمیان سے ہٹ جاؤ، تو وہ پگھلنے لگے گا جیسے چاند کا ہالہ دھوپ میں پگھل جاتا ہے۔ اللہ مسلمانوں کو ان (یہودیوں) پر مسلط کر دے گا، مسلمان انہیں قتل کریں گے، حتی کہ درخت اور پتھر بھی پکار کر کہیں گے: اے اللہ کے بندے! اے رحمن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ اللہ تعالی انہیں فنا کر دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گا۔ وہ صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔"

٣- "ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ، ... فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ".[14] ترجمہ: "عیسی ابن مریم نزول کے بعد سحری کے وقت کہیں گے: لوگو! اس کذاب خبیث کی طرف خروج سے تمہیں کیا چیز مانع ہے؟ لوگ کہیں گے یہ تو کوئی دیو ہے۔۔۔ آخر فجر کی نماز کے بعد وہ اس کی طرف خروج کریں گے۔"

٤-"فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام ، فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق ، بين مَهْرُودَتين ، واضعا كَفَّيه على أجنحة مَلَكين ، إذا طأطأ رأسه قَطَر ، وإذا رفعه تَحَدَّر منه جمان كاللؤلؤ ، فلا يحل لكافر يجد ريح نَفَسِهِ إلا مات ، ونَفَسُه ينتهي حيث ينتهي طَرْفُه ، فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ ، فيقتله ، ثم يأتي عيسى [بن مريم] قوم قد عصمهم الله منه، فيمسح عن وجوههم ، ويحدِّثهم بدرجاتهم في الجنة."[15] ترجمہ: "اسی دوران اللہ مسیح بن مریم کو مبعوث کریں گے، وہ دمشق کی مشرقی جانب روشن منارے پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے زرد کپڑوں میں نازل ہوں گے۔ جب اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پانی ٹپکے گا، اور جب اٹھائیں گے تو اس میں سے موتی گریں گے۔ جو کافر بھی ان کے سانس کا اثر محسوس کرے گا زندہ نہ رہ سکے گا۔ اور ان کی سانس کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ عیسی بن مریم دجال کا (جو گذشتہ روایت کے بموجب عقبہ افیق پر محاصرہ کئے ہو گا) پیچھا کریں گے یہاں تک کہ اسے بابِ لد پر جالیں گے اور وہاں اسے قتل کر دیں گے۔ پھر وہ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ تعالی نے دجال سے محفوظ فرمایا ہو گا۔ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے، اور انہیں جنت میں ان کے درجات کے بارے میں آگاہ کریں گے۔"

مذکورہ روایات سے واضح ہے کہ دجال کے ساتھ آخری اور فیصلہ کن جنگ عقبہ افیق پر ہو گی۔ یہاں وہ اہلِ اسلام کا محاصرہ کئے ہو گا۔ محاصرے کو توڑنے اور دجال کے ساتھ برسرِ پیکار ہونے کے لئے جب حضرت عیسی علیہ السلام نکلیں گے تو وہ انہیں دیکھ کر اپنے انجام کی بو پالے گا، اور ایسی دہشت کا شکار ہو گا کہ اگر حضرت عیسی علیہ السلام اسے قتل نہ کریں تو وہ خود ہی مارے خوف کے گویا پگھل کر مر جائے۔ چنانچہ وہ جنگ کے بجائے فرار کا راستہ اختیار کرے گا اور لد شہر کی طرف بھاگ پڑے گا۔ حضرت عیسی علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے، اور بابِ لد پر اس تک جا پہنچیں گے، اور یہیں اسے قتل کر کے اس کے فتنہ کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔ اس موقع پر روایات میں "تعاقب کرنے اور جا پہنچنے" کے الفاظ یہ واضح کرتے ہیں ہے کہ دجال کا قتل، جائے محاصرہ یعنی عقبہ افیق پر نہیں ہو گا، بلکہ اس سے آگے کہیں (یعنی بابِ لد پر) ہو گا۔ یہاں یہ بھی واضح رہے کہ روایت میں مذکور لفظ "بابِ لد" میں باب کے لغوی معنی یعنی دروازہ بھی مراد ہو سکتے ہیں اور مجازاً لد کی طرف جانے والی مرکزی شاہراہ، ہوائی اڈہ یا ریلوے اسٹیشن وغیرہ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

خلاصہ بحث یہ ہے کہ روایاتِ حدیث میں دجال کے مقامِ قتل کے بارے میں دو مقامات کے ذکر سے جو تعارض پیدا ہوتا نظر آتا ہے اس کے رفع کی درج ذیل تین صورتیں ممکن ہو سکتی ہیں:

۱۔ "لُد" اور "عقَبۂ افیق" ایک ہی مقام کے نام ہوں، "لُد" وسیع خطہ ہو اور "اَفیق" اس کا ایک حصہ۔ یہ رفعِ تعارض کی ایک امکانی صورت ضرور ہے، لیکن دونوں مقامات کا تحقیقی جائزہ لینے اور ان کا موجودہ نقشہ دیکھنے کے بعد یہ صورت ناقابلِ قبول اور غیر منطبق معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا تطبیق کی مندرجہ ذیل آخری دو صورتیں ہی مناسب معلوم ہوتی ہیں:

۲۔ مستقبل میں "افیق"، "لد" کے لئے کسی بھی اعتبار سے باب کی حیثیت اختیار کر جائے، مثلاً لد کو جانے والی شاہراہ یہاں سے گذرے یا لد شہر کا اسٹیشن یا ہوائی اڈہ یہاں بنایا جائے وغیرہ۔ اس صورت میں لد اور افیق گو الگ الگ مقامات ہوں گے لیکن "بابِ لد" اور "افیق" ایک ہی مقام ہو گا، کیونکہ افیق، لد کے لئے باب کی حیثیت رکھے گا۔

۳۔ "افیق" دجال کی حقیقی قتل گاہ نہیں بلکہ اس کی پسپائی اور شکست کا مقام ہے۔ دجال جس کی وحشت عالم پر طاری ہو گی، یہاں اپنے قاتل پر نظر پڑتے ہی دہشت کا شکار ہو کر پلٹ پڑے گا۔ اور بالآخر بابِ لد پر قتل ہو گا۔ بنابریں روایات میں عقبہ افیق کو مجازاً دجال کی قتل گاہ قرار دیا گیا ہے، ورنہ حقیقت میں وہ افیق پر نہیں، بابِ لد پر قتل ہو گا۔ روایات کا تفصیلی و تحقیقی جائزہ اسی صورت کی تائید کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور محدّث و مؤرخ علامہ ابن کثیر نے رفعِ تعارض کی یہی صورت اختیار کرتے ہوئے اسے راجح قرار دیا ہے۔ اس احتمال کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ روایاتِ حدیث میں جہاں کہیں "بابِ لد" کا ذکر ہے، وہاں قتل کے محلِ وقوع کی نشاندہی کے لئے عربی حرف "بـ" (بباب لد) ذکر کیا گیا ہے، اور جہاں "عَقَبۂ اُفیق" کا ذکر ہے وہاں "عند" (عند عقبة أفيق) استعمال ہوا ہے۔ حرفِ "بـــ" عربی زبان میں عام طور پر عینِ جائے وقوعہ کے لئے استعمال ہوتا ہے، جبکہ "عند" عینِ جائے وقوعہ کے لئے نہیں بلکہ تقریبی جائے وقوع کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ "عَقَبۂ افیق" دجال کی "عینِ قتل گاہ" نہیں ہے، بلکہ اس کی عینِ قتل گاہ "بابِ لُد" ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات(References)

(1) نیشاپوری، مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفتن وأشراط الساعة، بیروت، دار احیاء التراث العربی، طبع اول، حدیث نمبر 2946۔

Nishāpūri, Muslim, Al-Jāmi al-Sahīh, Kitāb al-Fitan wa Ashrāt al-Sā'ah, Beirut, Dar Ihyā al-Turāth al-Arabi, first edition, hadith number 2946

(۳) ایضا: حدیث نمبر 2933 .

Ibid: Hadith no. 2933

(۴) ایضا: حدیث نمبر. 2934 .

Ibid: Hadith no. 2934.

(4) ایضا: حدیث نمبر 2937 .

Ibid: Hadith no. 2937

(5) مروزی، نعیم بن حماد، الفتن، مکتبة التوحید، قاہرہ، 1412ھ: 2/559، حدیث نمبر: 1561

Marwazi, Nua'im bin Hammād, Al-Fitan, Maktabat al-Tawhīd, Cairo, 1412 AH: 559/2, Hadith No: 1561

(6)ابن حنبل، احمد، المسند، موئسۃ الرسالہ، بیروت، 1421ھ :36/258 ، حدیث نمبر:21929

Ibn Hanbal, Ahmad, Al-Musnad, Mussat al-Risālah, Beirut, 1421 AH: 258/36, Hadith No: 21929

(7) نووی، یحیٰ، المنہاج شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1392ھ: 18/68.

Nawavī, Yahya, Al-Minhāj Sharh Sahih Muslim, Dar Ihyā al-Turāth al-Arabī, Beirut, 1392 AH: 18/68.

(8)اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہِ پنجاب، لاہور، 1985ء: 18/92.

Urdu Dāirah al Māarif, Panjab University, Lahore, 1985: 92/18

(9) https://ur.wikipedia.org/wiki/دجال Access date: 18/9/2021

(10)حموی، یاقوت، معجم البلدان، دار صادر، بیروت، 1995ء :1/233.

Hamwi, Yāqūt, Mujam al-Buldān, Dar Sādir, Beirut, 1995: 233/1

(11)ابن کثیر، اسماعیل، النہایۃ فی الفتن والملاحم، دار الجیل، بیروت، 1988ء:1/174.

Ibn Kathīr, Ismāil, Al-Nihāya fi al-Fitan wal-Malāhim, Dar al-Jail, Beirut, 1988: 174/1

(12) مسندِ احمد، حدیث نمبر: 14954.

Musnad-e-Ahmad, Hadith No: 14954

(13) المتقی الہندی، علی، کنز الاعمال، موئسۃ الرسالۃ، بیروت، 1981 : 14/314، حدیث نمبر:38791

Al-Mu'taqī al-Hindī, Alī, Kanz al-aāmāl, Mossah al-Risālah, Beirut, 1981: 314/14, hadith number: 38791

(14) مسندِ احمد:23/212، حدیث نمبر:14954

Musnad Ahmad: 212/23, Hadith No: 14954

(15)ابن اثیر، مبارک، جامع الاصول فی احادیث الرسول، دار البیان، بیروت، 1972ء: 10/341، حدیث نمبر:7840

Ibn Athīr, Mubārak, Jāmi al-Usūl Fi Ahādīth Al Rasūl, Dar al-Bayān, Beirut, 1972: 341/10, Hadith No.: 7840